نمبر ۶ | قادیان دارالامان - ۲۷ فروری ۱۹۰۳ء مطابق ۲۸ - ذی قعدہ ۱۳۲۰ہجری بروز جمعہ | جلد ۲

البدر

ہمارے ناظرین توجہ سے آج البدر کا آخری صفحہ دیکھیں کہ اس پر کیوں نہ مطبع لکھا ہے آپکے دل میں سوال پیدا ہوگا کہ اس کی کیا وجہ - اس سوال کا جواب یہ ہے کہ البدر اخبار کی اشاعت ابھی ۳۰۰ ہے اور اگر ۴۰۰ بھی ہو تو بھی یہ ایک پریس کا ایک ہفتہ کا دو دن یا ایک ماہ میں ۸ دن کا کام ہے باقی ۲۲ دن پریس کو خالی رکھنا پڑتا تھا اور ابتدا میں جو مطبع قائم کیا گیا تھا وہ ہم نے بطور قرضہ کے مستعار طور پر لیا ہوا تھا لہذا مجبوراً بند کرنا پڑا - آپ پوچھ سکتے ہیں کہ البدر اگر اسی طرح غیر مطبع میں چھپتا رہے تو کیا حرج ہے اس کا جواب ہے کہ اس کا انجام یہ ہے کہ ایک دن البدر بشکل ہلال ہوجاویگا حالات آپکو بہت پرانے ملینگے دو دو ہفتہ کے اخبار اکٹھے پہونچا کرینگے اب آپ کو خیال ہوگا کہ اس کا علاج کس طرح سے ہو سکتا ہے ہاں ہر مرض کی دوا ہے اسیطرح سے اس کی دوا یہ ہے کہ اگر آج ایک ہزار خریدار البدر کا ایسا ہو جو کہ قیمت پیشگی پر خریدے اور جن کے ذمہ قیمت واجب الادا ہیں وہ سب ادا کردیں تو پھر ایک مہینے کا پورا کام ایک پریس کا ہوجاویگا - ہم خود سب کچھ خرید لیوینگے اپنے ملازم ہونگے وقت پر انشاءاللہ تعالیٰ اخبار نکلیگا - خط عمدہ - چھپائی عمدہ مثل پہلے نمبروں شائع کے ہوگی تازہ حالات پہونچینگے - یا اگر ایک ہزار نہ ہو سکے حالانکہ یہ مشکل نہیں تو پھر جو اہل وسعت ہیں وہ

زیادہ قیمت پر خرید لیں جن کو خدا نے استطاعت دی ہے کہ ڈونیشن کے طور پر امداد کریں وہ اسطرح کریں یہ ایک قومی پرچہ ہے اس سے احمدی قوم کا فخر ہے کہ اب اس جماعت کے اس قدر اخبار اور رسالے جاری ہیں چار ماہ میں اس کی ۳۰۰ خریداری بیشک بڑی کامیابی ہے مگر چونکہ اس میں اصل قیمت اخبار سے دوگنا منافع بھی نہیں رکھا گیا صرف ۹ر فی پرچہ بچت تجویز کی گئی ہے اور سب خریدار ایسے نہیں کہ پیشگی قیمت دیویں تو آپ سمجھ سکتے ہیں کہ اس تعداد خریداری میں ہم کیا بنا سکتے ہیں بہرحال یہ پرچہ آپکا خادم ہے اور آپ کو ہی اس کی سرپرستی کی فکر لازم ہے جو ہمارا کام ہے وہ بفضل خدا ہم کرنے کو طیار ہیں مگر جو کام زر سے چلتا ہے وہ زر سے ہی چلیگا +

خریدار از چک اسکندر نمبر ۱۵۴ - بیعت کی فہرست ہر مقام کی مطلوب ہے خواہ کوئی شخص مکمل کرکے روانہ کردے - یہ ضرور نہیں کہ ہر ایک ممبر ایک ہی مقام کی الگ الگ فہرست روانہ کرے -

بیعت کنندگان جہلم البدر جلد ۲ صفحہ ۱۳ نمبر شمار ۲۰ پر بجائے محمد نفیر کے محمد صغیر پڑھا جاوے اور وہاں تصحیح کرلی جاوے -

سفرنامہ جہلم چونکہ احباب کی طرف سے اس کی درخواستیں نہیں آئیں اس لیے علیحدہ طبع کا التزام مناسب نہیں سمجھا گیا

عبدالجنان صاحب ۲۱۸ ہر ایک قسم کے مفید مشورے سے

ضمیں عذر نہیں ہے - اس سے پیشتر بھی چند احباب لکھا ہے کہ درس قرآن کا حصہ اس طرز سے چھپایا جاوے کہ الگ فائل ہوسکے مگر جب تک درس قرآن دو صفحوں پر نہ ہو یہ التزام ہونا مشکل ہے اور اس کی گنجائش اخبار میں نہیں ہے

نور محمد صاحب نمبر ۳۸ - امتحاناً یہ کاغذ بادامی رنگ کا استعمال کیا گیا تھا مگر اچھا نہ نکلا اب انشاءاللہ سفید کاغذ پر البدر نکلا کریگا آپ اس کی مشکلات پر توجہ فرماکر اس کی اشاعت میں کوشش فرماویں +

قیمت جن کا وعدہ مارچ کا تھا سو مارچ آگیا ہے وہ قیمت ارسال کردیں اور ضروریات مطبع کو مدنظر رکھیں کہ اگر ہمارے احباب مقررہ وقت سے پیشتر قیمت ادا کردیں تو ان کی بڑی عنایت اور ایک امداد برمحل ہے اسیطرح جن کی ذمہ ۱۹۰۲ء کی قیمت ہا باقی ہے وہ بھی روانہ کردیں چند ایک احباب نے روانہ بھی کردی ہے +

خریدار نمبر ۶۶ - مرض بواسیر خونی

طبی مشورہ نمبر ۴
علاج

(۱) تخم اکسن سات سات دانہ ہر روز پانی سے نگلیں (۲) رسوت کو عرق بھنگرہ میں حل کرکے گولی بقدر اخروٹ یا بیر یا چلغوزہ حسب برداشت بنا کر اسے مقعد میں رکھیں یا خانہ کیوقت جب وہ نکل جاوے تو دوسری رکھ لیں - بعض وقت اس علاج سے سخت درد ہوتی ہے اور مریض گھبرا جاتا ہے مگر چند منٹ کے بعد ضرور آرام ہوتا ہے گھبراوے مت (۳) زمین قند اور مولی کھانے سے آرام ہوتا ہے (۴) مغز تخم نیم - مغز تخم بکائن - نشفا لو - رسوت

مسلسل ڈائری

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

عالم رویا پہ پڑے تھے حالانکہ وہ واقعہ آپنے خواب مین دیکھا تھا اور ایک خواب آپنے یہ بیان کیا کہ مین کیا دیکھتا ہون کہ خدا تعالیٰ کی عدالت مین ہون مین منتظر ہون کہ میرا مقدمہ بھی ہے اتنے مین جواب ملا

"اصبر سنفرغ یا مرزا"

پھر مین ایک دفعہ... کیا دیکھتا ہون کہ مین کچہری مین گیا ہون تو دیکھا تو اللہ تعالیٰ ایک حاکم کی صورت پر کرسی پر بیٹھا ہوا ہے اور ایکطرف ایک سر رشتہ دار ہے کہ ہاتھ مین ایک مثل لئے ہوئے پیش کر رہا ہے۔ حاکم نے مثل اوٹھا کر کہا کہ مرزا حاضر ہے تو مین نے باریک نظر سے دیکھا کہ ایک کرسی اس کے ایک طرف خالی پڑی ہوئی معلوم ہوئی اس نے مجھے کہا کہ اسپر بیٹھو اور اس کے مثل ہاتھ مین لی ہوئی ہے اتنے مین مین بیدار ہوگیا +

پھر فرمایا کہ جسطرح میرے کرتے والی خواب ہے جسپر سرخ روشنائی کے چھینٹے پڑے تھے ویسے ہی ایک خواب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی ہے کہ ایک دفعہ آپنے خواب مین دیکھا کہ جنت کے باغون مین سے ایک سیب آپکو دیا ہے پھر اسی وقت بیدار ہوئے تو دیکھا کہ وہ سیب ہاتھ مین ہی ہے +

ایمان کی علامت پھر فرمایا کہ کوئی خدا پر ایمان نہین کہتا جب تک کہ وہ خود نشان نہ دیکھے یا اس کی صحبت مین رہے جو کہ ان نشانون کو دیکھنے والا ہے خدا تعالیٰ اگر چاہے تو ان سب مخالفون کو ایکدم مین ہی ہلاک کردیوے مگر پھر ہم اور ہمارا سلسلہ بھی ساتھ ہی ختم ہوجاتا یہ مخالفین کا شور وغوغا دراصل ہمکو بڑھاتا ہے خدا تعالیٰ بیشک سب کچھ کریگا ان کو ذلیل و خوار بھی کریگا لیکن وہ مالک ہے خواہ ایکدم کردے خواہ رفتہ رفتہ کرے خدا تعالیٰ کی عجیب در عجیب قدرت ہے کہ جب ایک شخص کو اپنی طرف سے بھیجتا ہے تو خود بخود دو گروہ بنجاتے ہین ایک شقی اور ایک سعید۔ مگر یہ زمانہ گاہے گاہے

یہ وہ زمانہ ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنا چہرہ دکھانا چاہتا ہے دوسرا زمانہ شکوک و شبہات کا ہوتا ہے +

ختم نبوت فرمایا آنحضرت صلعم کے قائمقام توریت کی ایک آیت تھی جس سے مسیح اسرائیلی کا آنا مراد تھا اور یہان آخرین منہم سے ہمارا گروہ۔ انجیل کے ذکر پر فرمایا کہ عیسائی لوگ جو حضرت عیسیٰ کو خاتم النبیین کہتے ہین اور الہام کا دروازہ بند کرتے ہین حالانکہ خود تسلیم کرتے ہین کہ مسیح کے بعد ایک پولوس گذرا ہے جسنے نبوت کی اور اس کے مکاشفات کی ایک الگ کتاب انجیلو مین ہمیشہ ساتھ رکھتے ہین ختم نبوۃ پر محی الدین ابن عربی کا یہی مذہب ہے کہ تشریعی نبوت ختم ہوچکی ورنہ ان کے نزدیک مکالمہ الٰہی اور نبوۃ مین کوئی فرق نہین ہے اس مین علماء کو بہت غلطی لگی ہے خود قرآن مین النبیین جسپر ال پڑا ہے موجود ہے اس سے مراد یہی ہے کہ جو نبوۃ نئی شریعت لانیوالی تھی وہ اب ختم ہوگئی ہے ہان اگر کوئی شخص کسی نئی شریعت کا دعویٰ کرے **تو کافر ہے** اور اگر سرے سے مکالمہ الٰہی سے انکار کیا جاوے تو پھر اسلام تو ایک مردہ مذہب ہوگا اور اس مین اور دوسرے مذاہب مین کوئی فرق نہ رہیگا کیونکہ مکالمہ کے بعد اور کوئی ایسی بات نہین رہتی کہ وہ ہو تو اسے نبی کہا جاوے۔ نبوت کی علامت مکالمہ ہے لیکن اب اہل اسلام نے جو یہ اپنا مذہب قرار دیا ہے کہ اب مکالمہ کا دروازہ بند ہے اس سے تو یہ ظاہر ہے کہ خدا کا بڑا قہر اسی امت پر ہے اور **اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم** کی دعا ایک بڑا دہوکا ہوگی + اور اس کی تعلیم کا کیا فائدہ ہوا گویا یہ عبث تعلیم خدا نے دی۔ ہان

فرق نبوت کے واسطے کثرت مکالمہ شرط ہے یہ نہین کہ ایکدو فقرہ گاہ گاہ الہام ہوئے بلکہ نبوت کے مکالمہ مین ضروری ہے کہ اس کی کیفیت صاف ہو اور کثرت سے ہو۔

دیدار مصفا نماز پڑھکر حضرت اقدس نے کھڑے ہوکر مکالمہ نبوت پر یہ تقریر کی اور مثال دیکر فرمایا کہ جب تک کہ یہ فرق نہ ہو تب تک کیسے پتہ لگ سکتا ہے اب دیکھو جس کے پاس ایک دو روپیہ ہون اور ادہر بادشاہ ہے کہ اس کے پاس خزانے بھرے ہوئے ہین تو ان دونون مین فرق ہوگا کہ نہین اگرچہ زردار وہ بھی ہے اور بادشاہ بھی ہے مگر جس کے پاس ایکدو روپے ہون اُسے بادشاہ کوئی نہ کہیگا اسیطرح فرق تو کثرت کا ہے اور اس کے ساتھ کیفیت اور کمیت کا بھی نبوت کا مکالمہ اس قدر اجلیٰ اور اصفیٰ ہوتا ہے کہ ہر ایک بشر سینہ اُسے برداشت نہین کرسکتی مگر وہ جو اصطفا کے درجہ تک ہو **فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضیٰ من رسول** اللہ تعالیٰ اپنی رضامندی اس طرح سے بار بار ظاہر کرتا ہے کہ اول ایک امر کو خواب مین دکھاتا ہے پھر اُسے کشف مین پھر اس کے متعلق وحی ہوتی ہے اور پھر وحی کی تکرار ہوتی رہتی ہے حتیٰ کہ وہ امر غیب اس کے لئے مشہود اور محسوس امور مین داخل ہوجاتا ہے اور جس قدر تکرار ایک ملہم کے نفس مین ہوتا ہے اسی قدر تکرار اس کے مکالمہ مین ہوا کرتا ہے اور اصفیٰ اور اجلیٰ مکالمہ اونہی لوگون کا ہوتا ہے جو اعلیٰ درجہ کا تزکیہ نفس کرتے ہین اس لئے تقوے اور طہارت کی بہت ضرورت ہے اسی لئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے **ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا** پ ۲۲ ع ۱۶ ہمنے کتاب کا وارث اپنے بندون مین سے ان کو بنایا جن کو ہم نے چن لیا۔ یعنی ان لوگون کی یہ حالت ہوتی ہے کہ جیسے ایک مکان کی کل کھڑکیان کھلین ہین کہ کوئی گوشہ تاریکی کا اس مین نہیں اور روشنی خوب صاف اور کھلی آرہی ہے اسیطرح ان کے مکالمہ کا حال ہوتا ہے کہ مدام نہیں اور اجلیٰ اور کثرت سے ہوتا ہے۔ جیسے ایک نیل ادنیٰ قسم کا ہوتا ہے کہ وہ ہوان اور بدبو بہت دیتا ہے دوسرے اعلیٰ سے اچھا۔ یہی فرق مکالمہ کی کیفیت اور کثرت اور صفائی مین ہوتا ہے۔ کیا ایک لوٹہ کو حق پہنچتا ہے کہ اپنے اندر تھوڑا سا پانی رکھکر کہے کہ مین بھی سمندر ہون کیونکہ اس مین بھی پانی ہی ہوتا ہے۔ حالانکہ کس قدر فرق ہے سمندر مین جو پانی کی کثرت ہوتی ہے اس کو لوٹے سے کیا نسبت۔ پھر اس مین موتی۔ سیپ اور ہزارہا قسم کے جانور ہوتے ہین۔

اگر اس پر اعتراض ہو کہ اور لوگون کو کیون خوابین آتی ہین جو کہ سچی بھی نکلتی ہین حتیٰ کہ ہندو بھی اور فاسق سے فاسق گروہ کنجرون مین بھی یہ دیکھا جاتا ہے کہ بعض دفعہ ان کی خوابین سچی نکلتی ہین تو اس کی وجہ یہ ہے کہ نبوت کے سلسلہ کی تائید ہو کیونکہ اگر ایسے حواس عالم مین نہ ہوتے تو پھر امر نبوت مشتبہ ہوجاتا۔ ایک نابینا آفتاب کو کیسے شناخت کرسکتا ہے وہی شناخت کریگا جسے کچھ بینائی ہو چونکہ خدا کو منظور تھا کہ اتمام حجت ہو اس لئے یہ خواب کا سلسلہ سب جگہ رکھدیا ہے تاکہ قبولیت کا مادہ ہر ایک جگہ موجود رہے اور انکو انکار نہ کرنے دیوے لیکن جو مادہ نبی کا ہوتا ہے اس کی شان اور ہوتی ہے اور اُسے موہبت اور بہت سی مولتون کے بعد طیار کیا جاتا ہے +

مورخہ ۲۷ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت اپنے اپنے وقت پر ادا کین + اور چونکہ بادل کھلے ہوئے تھے دھوپ نکلی ہوئی تھی آپ سیر کے لئے دولتخانہ سے تشریف لائے سوائے سیر اور کوئی ذکر کسی مجلس مین قابل درج اخبار نہین ہوا۔

سیر

مولوی نور احمد صاحب جو کہ مقام لودی ننگل تحصیل بٹالہ مین آپکے ایک مخلص مرید ہین ایک پنجابی نظم سناتے رہے جو کہ انہون نے بعض گردونواح کے مخالفین کے اعتراضون کے رد مین لکھی تھی

حضرت اقدس نے مخالفین کی نسبت فرمایا کہ ہمنے اب ان سے اعراض کر لیا ہے کیونکہ جواب تو اس کے لئے ہوتا ہے جس مین کوئی ذرہ تقویٰ کا ہو مگر جبحال ہین کہ ان کے پاس اب سب وشتم ہی ہے تو اب حوالہ بخدا کیا اچھا طریق امن کا ہم نے پیش کیا ہے کہ شرافت سے آکر اپنے شبہات دور کرا دین ہمارے مہمانخانہ مین خواہ ۶ ماہ رہین ہم دعوۃ دیوینگے مگر جو شخص دل سے ہی عزم بالجزم کر کے آتا ہے کہ شرارت سے باز نہ آوے گا اُسے ہم کیا کرین۔ میرا ہمیشہ ہی خیال ہوتا ہے کہ کوئی گروہ نیک نیتی سے آوے اور مستفید ہو ازالہ شبہات کی نیت ہو ہار جیت کا خیال نہ ہو۔ نیک نیتی تو عجیب شئے ہے کہ اس کی فوراً بو آجاتی ہے اور جب جواب کانی ہو تو نیک نیت تو اسیوقت اس کی خوشبو پاکر بحث سے دست بردار ہوجاتا ہے اور ہم خاص پیشگوئیون پر بھی حصر نہین رکھتے کوئی پہلو اس سلسلہ کا لے لیوین ہم ازالہ شبہات کر دیوینگے اگر گذشتہ پیشگوئیون کے پہلو کو نہ لیوین تو خدا تعالیٰ قادر ہے کہ آئندہ اور نشانات دکھلا دیوے

راستہ مین فرمایا کہ کل جو خواب مولوی محمد احسن صاحب کے دوا بتلانے کی نسبت بیان کیا تھا مین نے اسی کے مطابق راتکو جائفل اور سونٹھ منہ مین رکھا اب کہانسی کو اس سے بہت فائدہ معلوم ہوتا ہے۔

قبل عشا

حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام ڈوئی کا اخبار سنتے رہے بعد ازان نماز ادا کر کے تشریف لے گئے۔

مورخہ ۲۸ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء

آج کی تاریخ کی فجر کا حصہ البدر جلد ۲ ... کالم ۳ مین دیا جا چکا ہے۔ بوجہ شب بیداری و علالت طبع

حضرت اقدس نے ظہر اور عصر کی نمازین باجماعت جمع کر کے ادا کین اور باقی نمازین بھی باجماعت اپنے اپنے وقت پر ادا کین +

قبل از عشا

غاسق اللہ

الہام کی شرح آپ نے فرمائی اور فرمایا کہ غاسق عربی مین تاریکی کو کہتے ہین جو کہ بعد زوال شفق اول رات چاند کو ہوتی ہے اور اسی لئے یہ لفظ قمر پر بھی اس کی آخری راتون مین بولا جاتا ہے جبکہ اس کا نور جاتا رہتا ہے اور خسوف کی حالت مین بھی یہ لفظ استعمال ہوتا ہے قرآن شریف مین ومن شر غاسق اذا وقب کے یہ معنے ہین کہ من شر ظلمۃ اذا دخل یعنی ظلمت کی برائی سے جب وہ داخل ہو۔

مین نے اس سے پیشتر یہ خیال کیا تھا کہ چونکہ عنقریب گھر مین وضع حمل ہونیوالا ہے تو شاید مولود کی وفات پر یہ لفظ دلالت کرتا ہے مگر بعد مین غور کرنے سے معلوم ہوا کہ اس سے مراد ابتلا ہے اجتہادی امور ایسے ہی ہوا کرتے ہین کہ اول خیال کسی اور طرف چلا جاتا ہے غرضیکہ اس کے معنے ہوئے کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے کوئی امر بطور ابتلا کے ہے اور اس سے جماعت کا ابتلا مراد نہین ہے بلکہ منکرین کا جو کہ جہالت نادانی افترا سے کام لیتے ہین آدم سے لے کر آخر تک اللہ تعالیٰ کی یہی عادت ہے کہ دشمنون کو بھی ان کے افترا وغیرہ کے لئے ایک موقعہ دیتا ہے چنانچہ بعض وقت کوئی شکستگی ہوجایا کرتی ہے قرآن شریف مین اس کا ذکر ہے ان یمسسکم قرح فقد مس القوم قرح مثلہ وتلک الایام نداولہا بین الناس پہلے خدا تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت کو فرماتا ہے کہ اگر تم کو کوئی زخم پہونچا ہے تو تم نے بھی اپنے مخالفین کا ستیاناس کر دیا ہوا ہے اگر ہمارا یہ کاروبار قلم کا نہ ہوتا بلکہ تلوار سے کام لیتے تو آخر ہمین بھی کوئی نہ کوئی شکست ہوتی ہی تھی یہ موقعہ افترا کے خدا تعالیٰ دشمنون کو اس لئے دیتا رہتا ہے کہ مقدمہ جلد ختم نہ ہو اور یہ سنت اللہ ہے اب غور سے دیکھا جاوے تو احد مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اصل مین فتح تھی مگر دشمن کو فضیلت سے کیا مطلب اُسے تو موقعہ چاہئے ادہر آتھم کا مقدمہ ادہر مقابلہ پر لیکھرام کا قتل ان کی مثال ٹھیک احد اور بدر کی لڑائی تھی +

کلما اضاء لہم مشوا فیہ واذا اظلم علیہم قاموا منافقون کا کام ہے مگر یہ لوگ قاموا مین داخل ہین احتیاط سے کوئی فائدہ نہین اٹھاتے تاریکی جب خدا کی طرف منسوب ہو تو دشمن کی نکتہ مین ابتلاء کا موقع اس سے مراد ہوتا ہے اور اس لئے اس کو غاسق اللہ کہتے ہین۔

اس کے بعد حضرت اقدس نے گھر کے حالات سنائے کہ رات کو ان کو بہت تکلیف تھی آخر خدا نے آرام دیدیا مگر میرا ایمان اور یقین ہے کہ یہ تمام کام دعاؤن نے ہی کیا ہے۔

عورتون کے لئے یہ ولادت کا وقت ایک پہلو سے موت اور ایک پہلو سے زندگی ہوتی ہے گویا ولادت کے وقت ان کی اپنی ہی ایک نئی ولادت ہوتی ہے۔

گھر مین بھی رات کو ایک خواب دیکھا کہ بچہ ہوا ہوا ہے تو اونہون نے مجھے کہا کہ میری طرف سے بھی نفل پڑھنا اور اپنی طرف سے بھی۔ پھر ڈاکٹرنی کو کہا کہ ذرا اسکو لو تو اس نے جواب دیا کہ لون کس کو وہ تو مردہ ہے تو انہون نے کہا کہ اچھا پھر مبارک کا قدر قائم رہیگا مین نے اس کی یہ تعبیر کی کہ لڑکی اصل مین زندہ یہ دست مردہ ہی ہوا کرتی ہے۔

آج صبح کو الہام ہوا

ساکرمک اکراماً عجیباً

اس کے بعد تھوڑی سی غنودگی مین ایک خواب بھی دیکھا کہ ایک چوغہ سنہری بہت خوبصورت ہے مین نے کہا کہ عید کے دن پہنونگا۔

اس الہام مین عجیب کا لفظ بتلاتا ہے کہ کوئی نہایت ہی موثر بات ہے۔ مینے یہی سمجھا کہ چونکہ راتکو بہت منذر الہام ہوا تھا وہ تو پورا ہوگیا ہے اب اللہ تعالےٰ اس کی بالمقابل بشارت دیتا ہے کیسی رحیم کریم ذات ہے +

رات مین نے ایک اور خواب بھی دیکھا کہ مین جہلم مین ہون اور سنسار چند صاحب کے کمرے مین ہوتا ہوا آگے کوٹھی کے ایک اور کمرہ کی طرف جا رہا ہون۔ رویا کے معاملات مین انسانی عقل بالکل اندھی ہے۔ لڑکی دیکھے تو لڑکا ہوتا ہے اسی لئے معبرون نے باب بالعکس کا بھی باندھا ہے۔ ہمارے مخالف تمام باتون کو ظواہر پر حمل کر لیتے ہین ورنہ وہ خدا کی عجیب در عجیب باتون کو دیکھین۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص قولنج کی بیماری مین مبتلا تھا اُسے خواب مین کسی نے دیکھا کہ وہ مر گیا ہے مین نے اس کی تعبیر کی کہ وہ اچھا ہوجاوے گا آخر وہ اچھا ہوگیا۔

مقدمات کے ذکر پر فرمایا کہ حاکم بچارے کیا کرین وہان تو خدا پکڑ کر سب کچھ کروانا ہے اصل مین خدا ہی خدا ہے وہ جب کوئی بات دل مین ڈالتا ہے تو دلون کو ایسا پکڑتا ہے کہ باز اس طرح چڑیا کو پکڑ نہین سکتا اصل سلطنت اسی کی سلطنت ہے کیسے سے کیسا دشمن ہو مگر وہ اس کو بھی پکڑ لیتا ہے رب کل شئ خادمک بالکل

تازہ ڈائری

۱۳ فروری ۱۹۰۳ء

آج کی چاروں نمازیں اور جمعہ حضرت اقدس نے اپنے اپنے وقت پر باجماعت ادا کیا سیر بوجہ جمعہ کے بند رہی۔

بعد ادائیگی جمعہ گردونواح کے لوگوں نے بیعت کی اور حضرت اقدس نے ان کو ایک مختصر تقریر نماز روزہ کی پابندی اور ہر ایک ظلم وغیرہ سے بچنے پر فرمائی کہ اپنے گھروں میں عورتوں لڑکیوں اور لڑکوں سب کو نیکی کی نصیحت کریں اور جیسے درختوں اور کھیتوں کو اگر پورا پانی نہ دیا جاوے تو وہ پھل نہیں لاتے اسیطرح جب تک نیکی کا پانی دل کو نہ دیا جاوے تو وہ بھی انسان کے لئے کسی کام کا نہیں ہوتا۔ جو نیک بنتا ہے اوس پر یہ بلا طاعون نہیں پڑتی موت تو سب کو آتی ہے اور اس کا دروازہ بند نہیں ہوتا مگر جن موتوں میں ایک قہر کی بو ہوتی ہے وہ نہیں ہوتیں ہنسی اور ٹھٹھے کی مجلسوں سے پرہیز کی تاکید فرمائی انبیاء کی وصیت یاد دلائی کہ صدقہ اور دعا سے بلا ٹل جاتی ہے اگر پیسہ پاس نہ ہو تو ایک لوٹا (کوزہ) پانی کا کسیکو بھر دو یہ بھی صدقہ ہے اپنے مال اور بدن سے کسی کی خدمت کر دینی یہ بھی صدقہ ہے۔

قبل از عشا | عصر کی نماز کے بعد ایک صاحب **محمد یوسف** نامی لکھنؤ سے تشریف لائے ہوئے تھے انہوں نے حضرت سے ملاقات کی۔ حضرت اقدس نے اُن سے حالات پوچھے جن کے جواب میں انہوں نے بتلایا کہ اصل میں میں بغدادی ہوں میرے والد صاحب نے بغداد سے آکر یہاں ہند میں شادی کی۔ خود میری شادی بھی لکھنؤ میں ہوئی میں کئی بار بغداد میں ہو آیا ہوں ہر سال ۶ ماہ بعد میں جایا کرتا ہوں ۲۷ سال کی عمر ہے ایران وغیرہ ممالک میں امارات کے کاموں پر رہا ہوں۔ ڈاکٹری سے واقف ہوں۔ اب ملازمت ترک کر دی ہوئی ہے۔

لکھنؤ کے چند احباب ہم عمر کی مجلس میں آپ کا تذکرہ رہا کرتا اکثر لوگ تمسخر بھی کرتے رہتے میرا اس سے پیشتر بھی شوق تھا کہ ملاقات کروں مگر اب چند ایک احباب نے مجھے مامور کر کے بھیجا ہے کہ آپ کے حالات دریافت کروں میں گھومتے ہوئے پانچ چھ دن امرتسر میں ٹھہرا ہوں راستہ وغیرہ سے لاعلمی تھی اُسے دریافت کرتا تھا ایک شخص نے راہبری کی اب پہونچا ہوں میں زیادہ دیر نہیں ٹھہر سکتا کل جاؤں گا۔

حضرت اقدس پھر آپ کے آنے کا کیا فائدہ۔ یہ تکلیف تو پھر بیفائدہ اوٹھائی۔ دین کے کام میں آہستگی سے کام لیا جاوے تو پتہ لگتا ہے کیونکہ سب باتیں دریافت کے قابل ہوتی ہیں ملنے اور زیادہ صحبت سے معلومات وسیع ہوتے ہیں اور فائدہ ہوتا ہے۔ جب کہ ان لوگوں نے آپ کو منتخب کر کے روانہ کیا ہے تو اس کا فیصلہ کرنا ضروری تھا کہ یہاں کچھ دن رہا جاوے اگر آپ چند گھنٹے ٹھہر کر تشریف لے گئے تو وہاں جا کر کیا بتلا سکینگے کہ کیا دیکھا حالات تو زیادہ دیر رہنے سے معلوم ہوتے ہیں ناواقفیت میں جو رائے قائم ہوتی ہے وہ ٹھیک نہیں ہوا کرتی۔

کونوا مع الصادقین کا حکم اسی لئے ہے کہ انسان صحبت میں رہے اور اسے ایک معیت حاصل ہو کر پورے حالات معلوم ہو جاویں جو انسان صحبت میں نہیں رہتا وہ اجنبی اور ناآشنا ہوتا ہے ایک طرف آیا اور ایک طرف گیا ایسے شخص کو کیا معیت حاصل ہوئی۔

محمد یوسف صاحب۔ جو امورات کہ ہمارے ذہن میں ہیں ان کے دریافت کرنے کے لئے میں آیا ہوں بس وہ امر دریافت کرونگا آپکا دعوی ہے اس لئے ہمارا فرض ہے کہ اس کی تحقیق کریں اگرچہ وہ لوگ جن کی طرف سے میں آیا ہوں آپکا ذکر ہنسی اور تمسخر سے کرتے ہیں مگر میرا یہ خیال نہیں ہے۔

حضرت اقدس۔ مذاق اور تحقیق نیت میں فرق ڈالتا ہے خدا تعالی فرماتا ہے **یا حسرۃ علی العباد ما یاتیہم من رسول الا کانوا بہ یستہزءون**۔ ایک ناواقف کو اس بات کا علم نہیں ہوتا کہ اصل حقیقت کیا ہے اور محض اپنی جہالت اور لاعلمی سے استہزا شروع کرتا ہے میرا دعوے ایسا دعوی نہیں رہا جو اب کسی سے مخفی ہو دیکھنے والی بات تو یہ ہے کہ زمانہ کی حالت کیا ہے اور کس بات کا تقاضا کر رہی ہے صدی سے ۲۰ سال گذر گئے ہیں مسلمانوں کی موجودہ حالت خراب ہو گئی ہے اور وہ انحطاط میں ہیں اب تقوی کا طریق تو یہ ہے کہ انسان تحقیق سے کام لے یہ نہیں کہ تکذیب پر مستعجل ہو۔ جلدی کی تو غلطی کھائی چنانچہ اسیطرح یہودیوں نے بھی جلدی کی تو الیاس کے معاملہ میں غلطی کھائی آنحضرت کے وقت یہود اور نصاریٰ نے جلدی کی تو غلطی کھائی غرض جب پیغمبر اور مرسل آئے تو جلدی کرنے والے ہمیشہ غلطی کھاتے رہے تقوے کا طریق یہ ہے کہ ترازو کی طرح حق اور انصاف کے دونوں پلے انسان برابر رکھے یعنی یہ ہو سکتا ہے کہ اپنے دعوے میں جھوٹا ہو اور ہو سکتا ہے کہ اپنے دعوی میں سچا ہو۔ جب یہ زمانہ ایسا ہے کہ خود مولوی لوگ ممبروں پر چڑھ چڑھ کر اور رو رو کر اس کے لئے دعا مانگتے تھے اور اپنے منہ سے کہتے تھے کہ یہ تیرھویں صدی ایسی ہے کہ اس سے جانوروں نے بھی پناہ مانگی ہے اور کتابوں میں لکھ گئے تھے کہ عنقریب مہدی اور عیسی آنیوالے ہیں ہمارا سلام ان کو پہنچانا۔ سب باتوں کو مدنظر رکھ کر پھر انسان دونوں پہلو برابر رکھے۔ ہم یہ تو ہرگز نہیں چاہتے کہ بلا نصوص ہمکو کوئی جلدی سے مان لیوے مگر افسوس یہ ہے کہ یہ مسلمان لوگ جن کو خدا نے سمجھایا تھا اور علم دیا تھا وہ اس قدر جلدی انکار کرتے ہیں۔ تقوے اور استعجال میں بہت بڑی ضد ہے یہ کبھی جمع نہیں ہو سکتے اسی لئے خدا تعالے نبیوں کو ہمیشہ صبر کی تعلیم دیتا رہا کہ جلدی نکریں پھر اگر ان علماء کی نسبت آج سے ۲۰ سال پیشتر کے حالات دیکھیں تو ان سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ کیسے انتظار میں تھے کہ اب آیا کہ آیا۔ صدی بھی آگئی اسپر ۲۰ سال بھی گذر گئے وقت کی حالت نے بھی بتلا دیا کہ جیسے بیماری کے وقت حکیم کی ضرورت ہوتی ہے ویسے ہی اب بھی مجدد کی ضرورت ہے زمانہ کی حالت کے لحاظ سے وہ خود ایسے وقت کی انتظار کرتے تھے کہ اس کا جبر دکسر صلیب کا سامان اپنے ساتھ لاتا جن کی آنکھ کھلی ہے ان سے سوال کر کے دیکھئے اور پوچھئے کہ سب سے بڑا فتنہ کیا ہے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ سب سے بڑا فتنہ اس وقت جو برپا ہے وہ عیسائی پادریوں کا فتنہ ہے ۳۰ لاکھ کے قریب مرتد شدہ لوگ ہندوستان میں موجود ہیں اور اسلام کی تردید اور آنحضرت صلعم کی توہین میں جو کتابیں ان لوگوں نے لکھی ہیں اگر ان کو جمع کرو تو ایک پہاڑ بنتا ہے اور تین تین چار چار ہزار روزانہ پرچے پیغمبر خدا کی شان میں ہنسی اور تمسخر کے مضامین سے بھرے ہوئے شائع ہوتے ہیں حالانکہ اسلام وہ مذہب ہے کہ اگر ایک مرتد ہوتا تو قیامت برپا ہو جاتی اب ۳۰ لاکھ سے زیادہ مرتد ہو چکے ہیں اور ان لوگوں کو کوئی فکر نہیں ہے وہ خدا جس نے وعدہ کیا تھا **انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون** کہاں گیا کیا حفاظت یہی تھی کہ اسلام کی یہ حالت ہو اور وہ خدا خبر نہ لیوے اُس نے دیکھا کہ اسلام اور پیغمبر اسلام کے رد میں اس قدر کتابیں لکھی گئیں مگر اُسے غیرت نہ آئی اس قدر گندے کلمے اس پاک مذہب کے بارے میں لکھے گئے مگر اس نے کوئی آسمانی سلسلہ قائم نہ کیا ازمنہ سابقہ میں جب کہ بگاڑ اس حد کا نہ تھا تو خدا نبی اور رسول اصلاح کے لئے بھیجتا رہا اور اب جب کہ اس قدر فتنہ برپا ہے تو عقل قبول کرتی ہے کہ وہ اس پر خاموش رہے اور کیا خدا نے اسلام کے ساتھ یہ کرنا تھا یہ کیسی نصرت تھی کہ اب گویا وہ بالکل مر گیا اب اگر ان سے کوئی پوچھے کہ تمہارے پاس اسلام کی صداقت اور زندہ خدا کا کیا معجزہ ہے تو سوائے قصہ اور کہانیوں کے اور کیا جواب ہے کیا اب تم ہندوؤں کی طرح

پیشگوئیاں پیش کر کے زور ڈال سکتے ہو کہ یہ اسلام کے معجزات تھے پھر حدیثوں کو پیش کرتے ہیں، حالانکہ وہ ظنیات کا مجموعہ ہے کوئی مسلمان ان کو خوش عقیدگی سے مان لیوے تو مان لیوے مگر ایک مخالف کب مان سکتا ہے اگر خدا تعالیٰ کی نصرت اسلام کے ساتھ نہ ہو تو دیگر مذاہب کیطرح یہ بھی ایک مردہ مذہب کہلائیگا۔ لیکن **اسلام نہ مردہ ہے اور نہ مردہ مذہب ہوگا** آپ آہستگی سے تفتیش کریں کہ خدا نے ہماری تائید میں کیا کچھ دکھلایا۔ طاعون آئی حج بند ہوا۔ اونٹ بیکار چھوڑے گئے ماسوا اس کے اور ہزارہا نشان ظاہر کئے اور ہماری سب جماعت گواہ ہے بلکہ ہندو تک گواہ ہیں ایک سچے اور راستباز کی شناخت کے تین ذریعہ ہی ہو سکتے ہیں اول نصوص یعنی قرآن شریف سے اس کی صداقت ظاہر ہو۔ دوسرے عقل سے دیکھے کہ زمانہ کی موجودہ حالت کیا ہے وہ اس امر کی ضرورت کو چاہتی ہے کہ نہیں کہ ایسا مصلح ہو۔ تیسرے یہ کہ اس کے لئے خوارق عادات اور نشان بھی ہوں۔ جیسے آنحضرت صلعم کے واسطے نص یہ تھی کہ توریت میں آپ کی نسبت ذکر تھا +

حضرت اقدس نے یہاں تک تقریر کی کہ پھر ہمارے جوشیلے مہمان بول اٹھے کہ میں وعظ سننے نہیں آیا اس سے پیشتر بھی اثنائے تقریر میں انہوں نے کئی دفعہ بولنے کی کوشش کی مگر حضرت اقدس نے بار بار تاکید کی کہ آپ سن لیویں پھر بولنا مگر آخر کار ان سے نہ رہا گیا اور کہدیا کہ میں وعظ سننے نہیں آیا اپنی باتوں کا جواب چاہتا ہوں +

حضرت اقدس نے اپنے اس سلسلہ تقریر میں فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت زمانہ کی ضرورت ایسے مصلح کو چاہتی تھی یہ آپ کے لئے عقلی شہادت تھی تیسرے آپ کے معجزات تھے اب اگر کوئی طالب حق ہے تو آہستگی سے ان تین امور کو ہماری نسبت ثابت کر لیوے اگر ثابت نہ ہوں تو تکذیب کرے اور اگر ثابت ہوں تو تصدیق کرے لیکن اگر ثابت ہونے پر تکذیب کریگا تو گویا کل انبیاء کی تکذیب کریگا

سید محمد یوسف صاحب اگر کوئی اور مدعی ہو اور کہے کہ میں مہدی ہوں ۔۔۔ یا عیسیٰ ہوں تو پھر مابہ الامتیاز کیا ہوگا وہ کہہ سکتا ہے کہ طاعون وغیرہ نشانات میرے متعلق ہیں

حضرت اقدس مسیلمہ کذاب نے آنحضرت کے وقت دعویٰ کیا کہ میں نبی ہوں اگر وہ یہ کہتا کہ توریت کی علامات اور دیگر نشان جو محمد صلعم اپنے پر چسپان کرتے ہیں ان کے واسطے نہیں بلکہ میرے واسطے ہیں تو پھر کیا جواب ہوتا۔

یہ سنکر ہمارے جوشیلے محقق کچھ ساکت اور متحیر ہوگئے اور بولے کہ میں اس بات کو نہیں سمجھا +

حضرت اقدس آپ کو معلوم ہوگا کہ آنحضرت صلعم کے وقت ایک جھوٹا مدعی مسیلمہ کذاب تھا کہ وہ بھی نبوت کا دعویٰ کرتا تھا اور اسد عنصری بھی ایک مدعی تھا پس اگر یہ لوگ کہتے کہ یہ آیت جو قرآن شریف میں ہے انا ارسلنا الیکم رسولا شاھدا علیکم کما ارسلنا الیٰ فرعون رسولا یہ محمدؐ کے حق میں نہیں بلکہ ہمارے حق میں ہے تو آپ بتلادیں۔ کہ اس کا کیا جواب ہوتا

محمد یوسف صاحب ۔ میں نے اس جواب کو تسلیم کر لیا کہ یہ میرے سوال کا ٹھیک جواب ہے اور جنہوں نے مجھکو منتخب کر کے روانہ کیا ہے میں ان کے روبرو یہی جواب بیان کردوں گا +

حضرت اقدس ۔ یہ سوال اس وقت ہوتا کہ میں نے ایک جزو ہی بیان کی ہوتی اور اسی کو معیار قرار دیا ہوتا جیسے میں یہ کہتا کہ کسوف خسوف میرے حق میں ہے اور دوسری جزئیات کو بیان نہ کرتا مگر میں نے تو ایک مجموعہ پیش کیا ہے اور ہر ایک نبی انہی امور ثلاثہ کو پیش کرتا رہا ہے پس اگر کوئی انہی امور ثلاثہ کی بنا پر دعویٰ کرتا ہے تو اُسے مقابلہ لاؤ۔

محمد یوسف صاحب عیسیٰ علیہ السلام مُردوں کو زندہ کرتے تھے یا یوں ہی پھونک مار دیتے تھے۔

حضرت اقدس (چونکہ سائل کا مطلب اس سوال سے یہ تھا کہ آپ جو مسیح موعود ہونے کے مدعی ہیں تو کس قدر مردہ زندہ کئے) اس لئے آپ نے فرمایا کہ آنحضرت صلعم کو جو مثیل موسیٰ کہا گیا۔ تو آپ بتلائیے کہ آنحضرت نے کس قدر عصاء کے سانپ بنلائے اور کون سے دریائے نیل پر آپ کا گذر ہوا اور کب اور کس قدر جوئیں مینڈکیں اور خون آپ کے زمانہ میں آسمان سے برسا کیونکہ جب آپ مثیل موسیٰ تھے تو پھر آپ کے نزدیک تو تمام نشان موسیٰ والے آنحضرت سے ظاہر ہوتے تو وہ مثیل موسیٰ ہوتے۔ کفار نے بھی اس قسم کا سوال آپ سے کیا تھا فلیاتنا بایۃ کما ارسل الاولون کہ جیسے موسیٰ اور عیسیٰ کو معجزات دئے گئے۔ ویسے ہی تم بھی دکھاؤ لیکن آنحضرت نے ویسا نشان نہ دکھایا وجہ اس کی یہ تھی کہ معجزات ۔۔۔۔ ہمیشہ حالت موجودہ کے موافق ہوتے ہیں جیسی زمانہ کی ضرورت کا تقاضا ہوتا ہے ویسے ہی خوارق عادات ہر ایک مرسل من اللہ لیکر آتا ہے

معجزات حالت موجودہ کے موافق ہوا کرتے ہیں

محمد یوسف صاحب ۔ نیچر کے خلاف اگر کوئی بات ہو تو وہ معجزہ ہوتا ہے۔ آپ کوئی ایسی بات ثابت کریں +

حضرت اقدس دو گھنٹہ کے لئے آپ ذرا حلف ہاتھ میں لیکر لوگوں سے اس کی شہادت لیویں کہ آیا ایسے امور ہوئے ہیں کہ نہیں تو پھر آپ کو پتہ لگ جاویگا

محمد یوسف صاحب گستاخی معاف۔ آپکا دعویٰ عربی کا ہے کہ فصیح بلیغ بے مثل عربی لکھتے ہیں حالانکہ ق کو آپ ادا نہیں کر سکتے۔

حضرت اقدس یہ ایک بیہودہ اعتراض ہے انبیاء پر لوگ اس قسم کے بیہودہ اعتراض کرتے تھے اصل مقصود پر انسان کو بات کرنی چاہیئے۔ اس اثناء میں ایک مخلص خادم جو کہ پاؤں دبا رہا تھا حسن ارادۃ اور غیرت عقیدہ کے باعث یہ سوال ناگوار گذرا اور انہوں نے غیرت مندانہ الفاظ میں سائل کو کچھ سمجھایا کہ ایسے اعتراض بے ادبی ہے اس پر محمد یوسف صاحب کو طیش آ گیا اور کہا کہ میں اعتقاد نہیں رکھتا۔ اتنے میں مولوی مبارک علی صاحب نے سائل کی توجہ کو اس طرف مائل کیا کہ موسیٰ کی زبان میں بھی لکنت تھی چونکہ محمد یوسف صاحب ایک منصف مزاج انسان تھے انہوں نے معاً کہا کہ مجھکو یاد آ گیا اس اثناء میں حضرت اقدس نے کہا کہ کیا مہدی کا ذکر ہے اور محمد یوسف صاحب کے استفسار پر اس کی تفصیل یوں کی کہ کتب حدیث میں یہ بھی لکھا ہے کہ مہدی جو آنیوالا ہے اس کی زبان میں لکنت ہوگی اور وہ زانو پر ہاتھ مار کر بات کریگا یہ بات تو منجملہ اور نشانات کے ہے +

محمد یوسف صاحب ۔ بیشک یہ میری غلطی تھی اور میں اس کی معافی طلب کرتا ہوں اور میں نے پہلے بھی عرض کی تھی کہ گستاخی معاف ہو۔

چونکہ اس اثناء میں ابھی اس جوش کا بقیہ موجود تھا جو کہ اول اظہار ہو چکا تھا اور اس کے متعلق فریقین میں کچھ اور گفتگو ہو چکی تھی محمد یوسف صاحب نے کہا کہ استہزاء اور گالیاں سننا انبیاء کا ورثہ ہے۔ اس لئے حضرۃ اقدس نے کہا۔

حضرت اقدس ۔ اس جگہ ڈرنا کیا یہاں تو خاکساری ہے۔ اور نہ ہم ناراض ہوتے ہیں +

محمد یوسف صاحب میرا حق ہے کہ میں اطمینان قلب کے لئے جو چاہوں سوال کروں ابراہیم علیہ السلام نے بھی آخر سوال کیا تھا اس کے کیا معنے ہیں۔ میں کیسے مان لوں کہ آپ مسیح موعود ہیں۔ ہاں میں منصف ہوں ضد اور تعصب سے کام نہ لوں گا +

(باقی آئندہ)

درس قرآن مجید

گذشتہ اشاعت سے آگے

(بقیہ مضمون متعلقہ مسئلہ تقدیر)

مجبور اور مختار

اس بیان سے یہ ثابت ہے کہ انسان کن کن امور مین مجبور اور کن کن مین مختار رہوتا ہے اس لفظ مختار اور مجبور پر بھی لوگون نے بحث کی ہے لیکن قرآن شریف اور احادیث اور آثار صحابہ مین یہ الفاظ کہین استعمال نہین ہوئے پھر نہین معلوم کہ اہل اسلام کو ان الفاظ پر بحث کرنے کی ضرورت کیون آپڑی اور اگر یہ الفاظ استعمال مین آگئے ہین تو بھی ان سے ذات باری پر کوئی حرف نہین آسکتا صاف ظاہر ہے کہ جیسے ایک مجبور کو سزا دینی ظلم ہے ویسی ہی ایک مختار کو پکڑنا بھی ظلم ہے تم اس شخص کے حق مین کیا کہوگے جو ایک آدمی سے جبراً ایک فعل کرواتا ہے اور پھر اسے اس پر سزا دیتا ہے یا ایک شخص کو تمام اختیارات دیدئے ہین کہ جو چاہے کرے مگر پھر اس کی حرکتون پر اسے گرفت کیا جاتا ہے ایسے آدمی کا نام سوائے احمق کے اور کیا ہوگا پس یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کی ذات ایسے خطاب سے پاک ہے اور نہ اس کے علم اور قدرت کا یہ تقاضا، ہوسکتا ہے کہ مختار یا مجبور کی حالت مین انسان کو سزا دیوے۔ اس پر یہ سوال ہوتا ہے کہ پھر انسان

انسان جوابدہ کیون ہے

کیون باز پرس ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ جب ایک کو دخل اور تصرف دیکر نتائج سے آگاہ کر دیا جاتا ہے اور یہ سب اسے حاکمانہ حیثیت سے عطا کرکے تبلایا جاتا ہے تو اس وقت اگر کوئی خلاف ورزی کرے تو وہ قابل مواخذہ ضرور ہوتا ہے دنیا دی حکامون اور سلطنتون مین اس کی نظیرین موجود ہین کہ ایک عہدہ دار یا ملازم کو دخل اور تصرف مال و زر یا دیگر اشیاء سرکاری پر دیا جاتا ہے اس کے اختیارات کا اسے علم ہوتا ہے اس کی حدود مقرر ہوتی ہین اور جب ان کو ٹھیک ٹھیک بجا لاوے تو قابل انعام و شکریہ ہوتا ہے خلاف ورزی کرے تو سزا پاتا ہے یہی حال انسان کا اس دنیا مین ہے اور رخواہ آسمانی کتابون کا نازل ہونا اسی امر کی طرف اشارہ کرتا ہے ورنہ شریعت اور قانون کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ اس سے ہمکو پتہ لگتا ہے کہ انسان کی جوابدہی اس حال مین ہے جب کہ وہ اپنے مولا کریم کی طرف سے نتائج اعمال سے آگاہ کیا گیا ہے یہ آگاہی اسے بارگاہ ایزدی مین جوابدہ بناتی ہے اگر یہ بات نہ ہوتی تو پھر آسمانی کتابون کا نازل کرنا انبیاء اور ان کے خلفاء کو مبعوث کرنا خدا کا ایک بے سود فعل ہوتا۔ جیسے آنکھ اپنا کام کرتی ہے اور وہ کان کا کام نہین دے سکتی اسیطرح انسان فرشتون کی طرح بنایا جاتا مگر اس طرح کی بناوٹ سے وہ کسی ثواب اور اجر کا مستحق نہ ہو سکتا تھا کیونکہ ثواب اور انعامات وغیرہ کا انسان اسیوقت مستحق ہوتا ہے جب وہ کوئی امر خلاف طبع کرکے دکھاتا ہے ایک پیشہ ور اگر اپنی خواہش طبعی کیموافق گھر بیٹھا رہے اور اپنے نفس کے خلاف کوئی تکلیف حرکت کرنے کی اپنے اعضاء سے کام لینے کی گوارا نکرے تو وہ کب کچھ حاصل کرسکتا ہے انسان کا نفس تو آرام کو چاہتا ہے مگر جب تک وہ اس آرام کو چھوڑ کر کچھ تکلیف خلاف نفس گوارا نکرے وہ کچھ حاصل نہین کرسکتا اسیطرح خادم اپنے آقا کو ملازم اپنے افسر کو خوش نہین کرسکتا جب تک کہ وہ کچھ اپنے خلاف نفس نہین کرتا یہ شب و روز کا نظارہ اس امر کو خوب ظاہر کرتا ہے کہ انسان کے اندر نتائج اعمال کا علم ہے جس سے وہ ترقی مراتب کی کوشش کرتا رہتا ہے پس جن راہون پر وہ چلکر انعام اور ترقی حاصل کرتا ہے ضرور ہے کہ جب ان کو ترک کرے تو نقصان بھی اٹھاوے

بعض لوگ یہ اعتراض کرتے ہین کہ بعض انسانی قوی کی ساخت ہی اس قسم کی واقع ہوئی ہے کہ اوس قسم کے اعضاء والون سے وہ حرکات ہی نا شائستہ سرزد ہون مثلاً ڈاکو۔ چور۔ وغیرہ جو ہوتے ہین دیکھا جاتا ہے کہ ان کی کھوپریون کی ساخت ایک خاص قسم کی ہوتی ہے جو دوسرے لوگون سے بالکل علیحدہ اور متمیز ہوتی ہے پھر جس حال مین کہ قدرت نے ان کی ساخت ہی ایسی بنائی ہے وہ کس طرح جوابدہ ہونے چاہئین۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اس سوال کا تعلق علم قیافہ سے ہے جو کہ ایک مؤمن کا کام ہے حدیث شریف مین ہے اتقو فراسة المؤمن فانه ينظر بنور الله الخ مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ کے عطا کردہ نور سے ہر ایک شئے کو دیکھتا ہے یاد رہے کہ جس انسان کو اللہ تعالیٰ نے ایسے اعضاء دئے ہین کہ وہ ان کو دبا سکتا ہی نہین ہے اون کا نام مجنون رکھا ہے جنپر شریعت کا کوئی حکم جاری نہین ہے ہان اگر اس کے اندر کچھ نہ کچھ قوت ان اعضاء کے تقاضاء کو دبانے کی ہے تو وہ ضرور قابل مواخذہ ہین کیونکہ جب وہ بعض حالتون مین ان قویٰ کو دبا سکتے ہین تو کیا وجہ ہے کہ حکم خداوندی سے نہین دبا سکتے یا کم از کم اپنے اس فعل پر نادم ہوکر ان کے دبانے کے لئے اللہ تعالیٰ سے مدد نہیں مانگ سکتے

ہم نے خود مجنونون کو دیکھا ہے کہ انمین کچھ نہ کچھ قوت ضرور باقی رہتی ہے۔ روٹی وہ ضرور کھاتے ہین بعض کو پیسہ مانگتے بھی دیکھا ہے جس سے پتہ لگتا ہے کہ کچھ نہ کچھ قوت ضرور باقی ہوتی ہے اسیطرح ہم ایک چور اور ڈاکو دیکھتے ہین کہ اگر یہ افعال بد اُن سے بہ تقاضائے فطرتی صادر ہوتے ہین تو پھر وہ حفاظت کا کیون انتظام کرتے ہین اور جب ان کو خطرہ ہو کہ ہم پکڑے جاوینگے تو کیون بھاگتے ہین پس معلوم ہوا کہ ان مین اپنے آپ کو سنبھالنے اور اپنے قویٰ کو دبانے کی قوت بھی ہے اور اسیکا نام توبہ ہے کہ جب انسان ایک طاقت کو بار بار دباتا ہے تو وہ آخر کار نراس ہو جاتی ہے اور یہی شریعت کا حکم ہے ہان اگر اس مین دبانے کی طاقت نہین ہے تو وہ مجنون اور پاگل ہے اس پر کوئی حکم شریعت کا نہین ہے ٭

جو شخص بدی کو بدی خیال نکرتا ہے وہ ضرور قابل مواخذہ ہے بعض قومین ایسی بھی ہین کہ وہ کہتی ہین کہ جنکو تم بدی کہتے ہو ہم اُن کو بدی نہین تصور کرتے مگر وہ اپنے اقوال مین جھوٹے ہین اور شرارت سے یہ بات کہتے ہین۔ ایک دفعہ ایک کنجر سے مجھے گفتگو کرنیکا اتفاق ہوا اس نے کہا کہ ہم زنا کو ہرگز بدکاری نہین سمجھتے مین نے اُس سے پوچھا کہ اگر یہ تمہارے نزدیک بدکاری نہیں ہے تو پھر بہوون٭ سے یہ کام کیون نہین کرواتے۔ تب اُس نے کہا کہ وہ غیر کی لڑکی ہوتی ہے اس سے یہ خرابی اور گند کروانا ٹھیک نہین ہے۔ اس کمبخت نے اپنے منہ سے اس کام کو خرابی اور گند کہا حالانکہ اول کہہ چکا تھا کہ ہم زنا کو بدکاری نہین خیال کرتے مین نے اُسے ملزم کیا اور کہا کہ دوسرے تماشبین جو تمہاری لڑکیون کے پاس آتے ہین کیا وہ ان لڑکیون کو اپنی لڑکیان خیال کرتے ہین وہ بھی غیرون کی سمجھکر آتے ہین اس

٭ کنجر لوگ جب اپنا بیاہ کرتے ہین تو اس بیاہتا عورت کو بہو کہتے ہین اور اس سے حرامکاری کروانا سخت گناہ خیال کرتے ہین ٭

نظم

منشی گلاب الدین صاحب رہتاسی

درمدح حضرت اقدس جناب مسیح الزمان و مہدی دوران سلمہ الرحمٰن علیہ السلام

مہدیٔ راہ ہُدائے عیسٰی دوران آیا
مژدہ باد !اے دلِ بیمار کہ درمان آیا
مہبطِ دمورد انوارِ خدا ۔ مظہر حق
خادمِ دین متین ۔ احمدِ ذیشان آیا
ید بیضا، دعصا لیکے بحکم باری
سر پہ فرعونیون کے موسیٰ عمران آیا
کیون نہ اب شمس پرستی سے ہو تائب بلقیس
لے کے توحید کا پیغام سلیمان آیا
خواب مین دیکھ زلیخا ہوئی جسپر شیدا
ناگہان مصر مین وہ یوسف کنعان آیا
مرتضٰی کہئے اُسے یاکہ ابوبکر و عمر
یا فقط اتنا ہی کہدیوین کہ عثمان آیا
دجل دجال کے کردینے کو درہم برہم
ابن مریم کہین یا مہدیٔ دوران آیا
صحف سابقہ کا گنج معانی لاریب
ناسخ وید ہے اور ماہر قرآن آیا
خم وحدت سے کئے شیشۂ دل کو لبریز
بیخودی مین ہے وہ مستِ مئے عرفان آیا
آہنی گرز تو سمجھو اُسے از بہر صلیب
قتلِ کفار کو ہے خنجر بُرّان آیا
کیون نہ ہو ماند ستارون کی چمک آپ سے آپ
چودھوین رات کا جب ماہِ درخشان آیا
خود بخود رات کی تاریکی ہوا کرتی ہے دور
صبح ہوجاتی ہی جب مہر درخشان آیا
رو بہ کہتی ہے شغالون سے کہ دیر ہے کیا
بھاگو بھاگو کہ وہ ہے شیر نیستان آیا
بلبلین کیون نکرین نغمہ سرائی مل کر
موسم لالہ و گل سنبل و ریحان آیا
ظلم ہے ظلم ہے اس شخص کو کہنا کافر
جانبِ حق سے جو ہو مرد مسلمان آیا
کشتی نوح کے آنے مین اگر ہوتی دیر
خلق ہوجاتی فنا ایسا بپا طوفان آیا
قادیان دارامان گہری نگاہ مین اپنے
مثل فردوس کے ہے رشک گلستان آیا
قادیان فخر کرے مکے مدینے کے بعد
جسمین عکس رخ پیغمبر ذیشان آیا

(باقی آیندہ)

تازہ حالات اور دلچسپ خبرین

طاعون اور بیعت قادیان کے گرد و نواح مین کثرت سے طاعون ہے اس لئے جوق در جوق لوگ ہر جمعہ بیعت کر رہے ہین اور جب حضرت اقدس سیر کو تشریف لے جاتے ہین تو راستہ مین تعظیم اور تکریم کے لئے اکثر کھڑے ہوتے ہوتے ہین

مقدمہ جہلم نمبر ۲ نیا مقدمہ جو کہ کرم دین صاحب نے جہلم مین حضرت اقدس پر دائر کیا ہے اس کے سمن کی تعمیل ہوگئی ہے ۱۶ مارچ ۱۹۰۳ء پیشی کی تاریخ ہے غالباً حضرت اقدس مورخہ ۱۴ مارچ کو قادیان سے روانہ ہون گے +

الہام ۱۸ فروری کو جبکہ حضرۃ اقدس کی طبع بہت ناساز تھی اور آپنے بہت تکلیف محسوس کرکے خیال کیا کہ اب آخری دم ہے تو الہام ہوا "**ویفنیک**" اس کا اول حصہ یاد نہ رہا اور ساتھ ہی اس کا ترجمہ بھی الہام مین بتلایا گیا (تا بدیر ترا خواہد داشت۔

پٹنہ مین طاعون بہ زور خطرناک ترقی پر ہے +

پیرس مین دو طلباء نے آپس مین پستول سے دوئل کیا ایک قتل ہوا دوسرا عدالت سے بری ہوا

عیسویت اور طاعون ایک جرمن کیتھلک بشپ نے اپنے گھر ایک خط لکھا ہے کہ خدا کے کلام ایسے سزا لے ہین معلوم ہوتا ہے کہ خدا کا یہ ارادہ ہے کہ والدین صفحہ ہستی سے مٹ جاوین اور ان کے پس ماندہ بچے مذہب عیسوی قبول کرکے نجات حاصل کرین گذشتہ قحط مین ہزارون بچے مشن کے پاس پناہ گزین ہوئے جو آج پکے عیسائی ہین اگر ہمین زیادہ چندہ ملجاوے تو اور کئی سو بچے ہمارے قابو مین آسکتے ہین جن کے والدین طاعون سے مر گئے ہین ......

کاش کہ پادری صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابلہ یہ پیشگوئی کی ہوتی کہ جو عیسائی ہوگا وہ نہ مریگا یا کسی شہر کا نام لیا ہوتا کہ وہ محفوظ رہیگا یا اب پادری صاحب شائع کردیوین کہ بلاد عیسویت مین طاعون ہرگز نمودار نہ ہوگی ۔ یہ سب دہوکا ہے سوائے اس کے جسے خدائے "انہ اوی القریۃ" وغیرہ کی بشارت خود دی ہو اور کون دعوی کرسکتا ہے۔ پادری صاحب نے تو یہ بھی نہ لکھا کہ مین ہی ضرور طاعون سے محفوظ رہونگا حالانکہ ہمارے امام ہمام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو نہ یہ چاہتے ہین کہ کسی کے ماں باپ مرین نہ یہ لوگ مبتلائے بلا ہون بلکہ آپ کا پاک مشن یہ ہے کہ لوگ تقوی اختیار کرین اور خدا سے صلح کرین تاکہ اس بلا سے بچین اور اگر ایک بھی متقی ہوگا تو خدا اس کی برکت سے اس کے گھر بھر کو محفوظ رکھے گا۔

ہمعصر اظہار الحق اٹاوہ کے ایڈیٹر صاحب نے ایک جیبی گھڑی قیمتی ۵۰ روپیہ کا انعام اور حضرت صاحب کی بیعت سے توبہ کا اشتہار اس شرط پر دیا ہے کہ کوئی میرزا صاحب کا مخالف کسی آیت قطعی الدلالت یا حدیث صحیح مرفوع متصل سے یات ثابت کردین کہ مسیح علیہ السلام زندہ جسم خاکی کے ساتھ آسمان پر اٹھائے گئے اور اس خاکی جسم کے ساتھ آسمان سے اترینگے +

امریکا مین دیا سلائی بننے کی ایک نئی کل ایجاد ہوئی ہے جو ایک منٹ مین ۴۴ ہزار دیا سلائی بناویگی اور موجودہ کلون کے خرچ کے ½ حصہ سے بھی کم خرچ ہوگا

سول ملٹری لکھتا ہے کہ بافرکے ملک مین

نیا مہدی ایک ترکی زید سید بنام سید محمد الہادی ظاہر ہوا ہے جس نے مہدی کا دعوی کرکے لوگون کو دعوت کی ہے مگر وہ اپنے معجزانہ قوت کے اظہار مین ناکامیاب رہا ہے اور اس لئے اس کی کامیابی ناممکن امر ہے اس قسم کے کاذب مہدی اور مسیحون کا پیدا ہونا دراصل ہمارے امام پاک صادق مہدی اور مسیح کی صداقت پر دلیل ہے تاکہ خدا دکہلا دے کہ دیکھو صادق تو کامیاب اور برومند ہوتا ہے اور وہ اپنے دشمنون کی ناکامی اپنے سامنے دیکھتا ہے اور کاذب اُنہین لوگون کے سامنے حقیر ہوتا ہے جن کے سامنے وہ دعوی کرتا ہے +

ولادت مورخہ ۱۸ فروری ۱۹۰۳ء بروز چہارشنبہ شب کو ۱۱ بجے کے قریب مرزا خدا بخش صاحب مصنف عسل مصفٰے کے گھر مین اللہ کے فضل سے فرزند نرینہ نے ولادت پائی اس سے پیشتر مرزا صاحب موصوف کے دو فرزند ارجمند ہین اللہ تعالی ان ہر سہ کی عمر دراز کرے اور دین کا سچا خادم بنا دے +

ضروری اطلاع

حضرت اقدس نے تجویز فرمایا ہے کہ بیعت کنندگان کی پوری تعداد معلوم کرنے کے لئے ایک نیا رجسٹر کھولا جائے ہر ایک احمدی شخص کو تاکید ہے کہ اپنے گرد و نواح مین ہر جگہ اطلاع کردے کہ ہر ایک مقام اور گاؤن کا سربرآوردہ احمدی ممبر اپنے اپنے مقام کے احمدی ممبرون کی ایک مکمل

ریویو

ہمارے پاس کتاب **سوط القادیانی علی اسراف الدرانی** حیدر آباد دکن سے پہونچی ہے جو کہ حضرة اقدس کے ایک معاند اور مخالف مسمی حیدر اسد خان درانی کی تصنیف درة الدرانی کا جواب ہے کتاب درة الدرانی ہم نے خود تو نہین دیکھی مگر سوط القادیانی مین جو اس کی مختصر عبارت اور پھر اس کا جواب درج ہے ان سے یہ نتیجہ ضرور نکلتا ہے کہ مصنف درة الدرانی نے اپنے ہاتھون خود اپنے پاؤن پر کلہاڑی ماری ہوئی ہے جس قدر کتابین اس الٰہی سلسلہ احمدیہ کے مقابلہ مین نکلی ہین عموماً ان کا یہی حال ہوتا ہے کہ دروغگورا حافظہ نباشد کی مصداق ہوتی ہین ۔ سوط القادیانی کے مصنف نے حضرة مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کے حواری ہونے کی حیثیت سے بہت عمدہ معقولی اور نقلی ثبوت ان اعتراضون کے بیجا اور بے محل ہونے کا دیا ہے اور دکھایا ہے کہ یہ دشمن شپر چشم کس طرح نور صداقت سے دور پڑے ہین اس کتاب کے ۸۶ صفحہ ہین اور ۵ قیمت پر میر محمد سعید صاحب صدر مدرس مدرسہ بازار گھانسی حیدر آباد دکن کی معرفت ملسکتی ہے ۔

اس قسم کی کتابین جو کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تائید مین لکھی جاتی ہین ہماری رای مین ضرور خریدی جانی چاہئین تا کہ مصنفون کو آئندہ ایسی تصنیفات کی جرأت ہو ہان مصنفون کو اس امر کا خیال ہونا ضروری ہے کہ وہ حتی الوسع کم قیمت رکھین اور ان تصانیف سے صرف ایک خدمت اس مشن کی مقصود ہو نہ کہ تجارت ۔ اور ادہر احمدی جماعت مستعدی سے انکو خرید لیا کرے اور یہ خصوصیت سے ہماری جماعت کے کتب فروشون کو چاہئے کہ وہ اس قسم کی تصانیف کے پانچ پانچ یا دس دس نسخہ ضرور اپنی دوکانون پر رکھین اور صاحب تصنیف سے منگوا لیا کرین اور امید ہے کہ اس قسم کی کتابون کا دوکان پر رکھا رہنا کچھ نہ کچھ عمدہ نتیجہ احمدی مشن کو دیتا رہیگا ۔

اسی طرح پنجابی زبان مین نظم کے پیرایہ مین وفات مسیح پر اکثر چھوٹی چھوٹی کتابین لکھی گگی ہین اور بعض ان مین سے چھپ چکی ہین کتب فروشون اور سوداگرون کی دوکان پر ان کا ہونا ضروری ہے بہت سے دیہاتون مین ان سے ایک خاص اثر ہوتا ہے اور شہرون مین اکثر اجنبی مسافر اور لوگ ہر ایک مذاق کی کتابین خریدا کرتے ہین اس لحاظ سے یہ بھی ایک سبیل اس الٰہی سلسلہ کی تبلیغ کی ہوگی اور اگر کسی سوداگر کی معرفت ایک نسخہ بھی خرید کر کوئی اجنبی ہدایت پا گیا تو وہ ایک بڑے ثواب کا عند اللہ مستحق ہوگا

قادیانی چندہ اور کالج

ہمارے احباب نے الحکم مین جناب مولانا مولوی عبد الکریم صاحب کا ایک آرٹیکل قادیان مین کالج کی تجویز پر پڑہا ہوگا اور امید ہے کہ ہر ایک متنفس احمدی جماعت کو اپنے اس قومی یادگار کو قائم کرنے کی بہت بڑی خوشی ہوگی مولانا موصوف نے اس کی ضرورت کو جن لفظون مین بیان کیا وہ بہت کافی ہین اسکل فلسفہ کے جس ہر نے ہماری اسلامی ذریت کو خصوصاً ہلاک کیا ہے (جس مین کچھ تو ہلاک ہو چکے ہین بعضون مین یہ زہر نصف حصہ بدن مین سرایت کر چکا ہے اور بعض نے اس کا جام ابھی منہہ سے ہی لگایا ہے) اس کا تریاق اگر روئے زمین پر ہے تو وہ ایک ہی شخص مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰة والسلام کی زیر سایہ رہنا اس کے رخ انور پر نظر ڈالنا اور رمز کی نفس کلمات کو سننا اس کے نفوس طیبہ سے بہرہ ور ہونا ہے نظیر اور نمونہ سے بڑھکر اور کونسا ثبوت ہے جن گریجوایٹون ایم اے اور بی اے نے اس کی غلامی کا فخر حاصل کیا ہے ان کی شکلون طرز زندگی ۔ ان کے اخلاق اور دیانت اور امانت کو پرکھ لو اور پھر دوسرے جنٹلمینون سے مقابلہ کرو اگر آنکھین ہین تو خود ہی یہ فرق بیّن نظر آ دیگا پس اس کالج کی قیام مین جو شخص حصہ لیتا ہے وہ اپنی قوم اور اپنی آئندہ ذریت کی ایک بڑی بھاری خدمت بجا لاتا ہے ۔ برادران من کیا اس حالت مین کہ آپ قال اللہ اور قال الرسول پر صدق دل سے ایمان لا چکے ہین اور ایک مظہر الوہیت کے دست مبارک پر اپنے اغراض ۔ ارادون اور ہر ایک خواہش نفسانی کو یہ این الفاظ فروخت کر چکے ہین کہ مین دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا کیا اس کے بعد ہمین ضرورت ہے کہ ہم غیر قومون کی نظائر پیش کر کے آپکے دلون مین جوش حمیت پیدا کرین ۔ میری رای مین جو شخص اس وقت صدق دل سے حضرت مسیح پر ایمان لاتا ہے اس کے لئے صرف یہ کافی ہے کہ اُسے اس امر کی اطلاع پہنچ جاوے کہ فلان ضرورت دینی کے لئے مالی امداد قادیان مین طلب کی جاتی ہے اس خبر کے ملنے پر اس کی یہ حالت ہونی چاہئے جیسے بارود کے پاس ایک چنگاری پہنچنے سے ہوا کرتی ہے اُسے اُسی وقت اپنے اخراجات ذاتی پر نظر ڈالکر دیکھنا چاہئے کہ مین کہان کہان سے گنجائش نکال سکتا ہون کون سے ایسے اخراجات مین نے اپنے ذمے لگا چھوڑے ہین کہ اگر وہ نہ ہون اور ایک مذہبی ضرورت پوری ہو جاوے تو میری قوت لایموت مین تو فرق نہین آتا مگر اللہ کی رضامندی کا موجب عظیم ہوتا ہے دینی ضرورتون کو دنیا پر مقدم رکھنے والی جماعت یہ اب تیرا ذمہ ہے اور تیرا فرض ہے کہ اس وقت غیر از اسلام سماجون اور کمیٹیون نے اپنی اپنی قوم کی نشو و نما کے لئے جسطرح اپنے مالون کو پانی کی طرح بہایا ہے تو مقابلہ پر ان سب کو مات کر دے ۔ دیکھ ان کی کوششون کا کوئی ثمرہ نہین کیونکہ ان کا خدا ایک موہوم خدا ہے مگر تیری کوششون کا ثمرہ ہے تجھ سے پہلے ایک جماعت گذر چکی ہے تو اس کی آخرین منہم ہے اب دیکھ کہ انہون نے کس طرح سے اپنی جان و مال خدا کی راہ مین اس لئے دیا کہ قوم کی اصلاح ہو آئندہ ذریت جہالت کی موت سے نجات پاوے پھر یہ بھی دیکھ کہ کیا ان کی کوششین بائمرہ نہین ہوئیں ہوئین اور بیشک ہوئین اور اسی طرح تیری بھی ہونگی اس لئے جہان تک ہو سکے ہر ایک گھر کا ہر ایک متنفس اس مین امداد سے محروم نہ رہے جو ایک پیسہ دے سکتا ہے وہ ایک پیسہ ضرور دے اور یہ ہرگز نہ خیال کرے کہ ایک پیسہ کیا شئے ہے اُسے یاد رکھنا چاہئے کہ یہ نفس کا دہوکہ ہے خدا نے دلونکو دیکھنا ہے نہ مالون کو ہمارا خدا قادر خدا ہے وہ ایک پیسہ مین برکت ڈالکر اُسے لاکھہ روپیہ بنا سکتا ہے یہ خیال ان لوگون کو کرنا چاہئے جنکا خدا بے دست و پا ہے نہ اُسے قدرت ہے نہ طاقت اور اُس سے تو اُس کے پرستار ہی زیادہ طاقت رکھتے ہین ۔

پس اس قومی خدمت اور قومی یادگار کی قیام کے لئے دلیری سے کام لو اور چاہئے کہ تم کو ہر وقت یہ خیال رہے کہ اس وقت قادیان مین کس قدر اخراجات کی ضرورت ہے ۔ مسکین یہان ہین ۔ یتیم یہان ہین غریب یہان ہین مہاجر یہان ہین ۔ درویش یہان ہین طالبعلم یہان ہین کل دنیا کا مقابلہ یہان ہے ۔ جس مذاہب کی امداد پر سلطنتین روپیہ خرچ کر رہی ہین اس کو بیخ و بن سے نابود کر دینے کی کوشش یہان ہے اب سوچو کہ کس قدر مالی امداد کی ضرورت ہے اور کس طرح سے ہمین اپنے اخراجات مین کفایت کر کے بچت نکال کر یہان کی امداد کرنی چاہئے ۔

تم اپنی امداد ونکو اسی پر منحصر مت رکھو کہ ضرور روپیہ ہی دو بلکہ اگر کوئی پرانا کپڑا ہے اور تم اُسے کسیکو دینا

شیخ فیض سطے صابر منیجر اخبار نے مطبع بشیر ہند امرتسر میں چھپوایا ۔